اداریہ

سہ ماہی تحقیقی مجلّہ نور معرفت کا 62واں شمارہ پیش خدمت ہے۔ اس شمارے کا پہلا مقالہ "حیات طیبہ " تقویٰ، پاکیزگی اور توبہ کے سائے میں "کے عنوان سے مزین ہے۔ اس مقالے میں پاکیزہ زندگی گزارنے کے گُر بتائے گئے ہیں۔ دراصل، اخلاقی گراوٹ اور کردار کی آلودگی بنی نوع بشر کی زندگی کا ایک بہت بڑا المیہ ہے۔ ہاں، گاہے، گاہے انسان پاکیزہ انسانی فطرت بیدار ہوتی ہے اور یہ انسان کو شرافت اور کرامت سے آراستہ پاکیزہ زندگی گزارنے کی دعوت دیتی ہے۔ لیکن جب انسان فطرت کی اس آواز پر کان دھرتا ہے تو اس کے سامنے سب سے بڑا سوال یہ ابھرتا ہے کہ زندگی کو پاکیزہ کیسے بنایا جائے؟ پیش نظر تحقیق اسی سوال کا جواب پیش کرتی ہے۔

اس مقالے میں تحقیق کی روش " تفسیر قرآن بالقرآن " ہے اور مقالہ نگار نے اس تحقیق سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ تقویٰ، طہارت اور توبہ وہ بنیادی انسانی صفات ہیں جو انسان کے لیے "حیات طیبہ " ارمغان میں لاتی ہیں۔ محقق کے مطابق، تقویٰ انسان کو بصیرت اور صبر عطا کرتا ہے۔ بصیرت کی روشنی میں انسان زندگی کی درست راہ و روش کی پہچان حاصل کرتا ہے اور صبر کے سائے میں اپنے تمام امور کی اصلاح کے لیے پائیداری دکھاتا ہے۔

جہاں تک طہارت کا تعلق ہے تو یہ نہ صرف جسمانی اور ظاہری آلودگیوں سے بچاتی ہے، بلکہ یہ اپنی اعلیٰ سطح پر سوچ اور فکر کی آلودگی اور منافقانہ رویوں سے بھی بچاتی ہے۔ طہارت، دراصل، تقویٰ اور توبہ، دونوں کی تکمیل کرتی ہے۔ یہ غلطیوں پر اصرار کی بجائے، اُن کی اصلاح اور بہتری کی راہ پر گامزن کرتی ہے اور یوں قرآن کے نظام تربیت میں انسان کے اندر تقویٰ اور توبہ کی خصلتیں ایجاد ہوتی ہیں جو اس کی زندگی کو حقیقی معنی میں "حیات طیبہ " بنا دیتی ہیں۔

" کلام امام علیؑ میں اعتدال کے نمونے "کے عنوان سے موجودہ شمارے کے دوسرے مقالے کا تعلق بھی انسان کی زندگی میں خوشحالی اور فلاح و بہبود کا سامان فراہم کرنے سے ہے۔ اس مقالے میں محقق مدعی ہیں کہ انسان کی زندگی محض اسی دنیا تک محدود نہیں ہے اور نہ ہی اُس کی خوشحالی اور فلاح و بہبود کو محض چند روزہ دنیاوی زندگی کی رنگینیوں میں محدود کیا جا سکتا ہے۔ بنابرایں، نہ دنیاوی زندگی کو نظرانداز کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی اِسے مقصودِ کُل قرار دیا جا سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے انسان کو دنیا میں ہر قسم کی افراط و تفریط سے بچ کر اعتدال کا راستہ اپنانے کی تاکید کی ہے۔ اسلامی آئیڈیالوجی میں "اعتدال" اور میانہ روی ایک بہترین اخلاقی صفت ہے۔ قرآن و سنّت اور احادیث و روایات میں اس پر بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے۔ اسلام نے عقیدے اور عمل، دونوں میں اعتدال و میانہ روی کا حکم دیا گیا ہے۔

دینی پیشواوں میں حضرت امام علی علیہ السلام کے کلام میں ہمیں اعتدال کی صفت اپنانے پر بہت زیادہ تاکید نظر آتی ہے۔ آپ اعتدال پر صرف زبانی، کلامی تاکید نہیں فرماتے، بلکہ آپ کی سیرت و کردار میں بھی اس کی واضح جھلک نظر آتی ہے۔ آپ میں کمال درجے کا زہد بھی پایا جاتا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ آپ دنیا کی آبادکاری اور محنت و مشقت میں بھی مصروف نظر آتے ہیں۔

اعتدال کی اسی اہمیت کے پیش نظر مقالہ نگار نے اس مقالے میں امام علی علیہ السلام کے کلام اور آپ کے سنہری کلمات اور خطبات کی روشنی میں "اعتدال" کی اہمیت اور انسانی زندگی کی فلاح و بہبود میں میانہ روی کے کردار پر قلم اٹھایا ہے اور زندگی کے مختلف پہلوؤں کے حوالے سے اعتدال کے نمونے پیش کیے ہیں۔

اس شمارے کا تیسرا مقالہ "قرآن میں معاشی تربیت کے لیے الٰہی سنّتیں" کے عنوان کے تحت، دراصل، اللہ تعالیٰ کے اُن اٹل قوانین کا جائزہ لیتا ہے جو انسان کی معاشی تربیت کا سامان فراہم کرتے ہیں۔ اس مقالہ میں ابتداء میں اللہ تعالی کی اُن سنّتوں کے درمیان جن کا تعلق خود خدا کی صفات سے ہے اور اُن سنّتوں کے درمیان جن کا تعلق انسانوں کے اعمال سے ہے، فرق واضح کیا گیا ہے اور اس کے بعد، قرآن کی رو سے وہ الٰہی سنّتیں بیان کی گئی ہیں جن کا انسان کے اعمال اور اس کی اقتصادی خوشحالی سے گہرا تعلق ہے۔

مقالہ نگار کا موقف یہ ہے کہ قرآن کی روشنی میں دینداری، توکل، تقویٰ، شکر، انفاق، قرض دینے اور شادی کرنے جیسے انسان اعمال وہ اعمال ہیں کہ جو اللہ تعالی کی طرف سے انسان کے رزق میں اضافہ کی سنّت سے وابستہ ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ انسان جتنی سعی اور کوشش کرے گا، اسے اتنا رزق ملے گا۔ رزق میں تنگی اور گشادگی میں بندوں کی مصلحت کا کارفرما ہونا بھی ایک الٰہی سنّت ہے۔ ان مصلحتوں سے آگاہی کی صورت میں انسان وہ اعمال انجام دیتا ہے کہ جن سے رزق میں اضافہ ہوتا ہے اور ان اعمال سے دوری اختیار کرتا ہے جو رزق میں تنگی کا باعث بنتے ہیں۔

چوتھا مقالہ جو کہ استاد رسول جعفریان کی کتاب "تاریخ سیاسی اسلام- سیرتِ رسول خدا ﷺ" سے ماخوذ سلسلہ مقالات کا تسلسل ہے، " تیسری صدی ہجری تک کے شیعہ سیرت و تاریخ نویس" کے عنوان کے تحت مسلمانوں کے ہاں تاریخ نگاری میں اہلِ تشیّع کے کردار پر روشنی ڈالتا ہے۔ اس مقالے میں شیعہ تاریخ نویسوں کے کم و بیش 50 تاریخی آثار کا تعارف کروایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ، انبیاء علیہم السلام اور نبی کریم ﷺ کی سیرت و تاریخ پر اہل تشیع کی تالیف کردہ 20 کتب کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔

اس مقالے میں تاریخ نگاری کی دو عمدہ اقسام یعنی " مونو گراف " اور " رائج/متواتر " تاریخ نگاری کا تعارف کروانے کے ضمن میں مونو گراف کی صورت میں تاریخ نگاری پر ابو مخنف، مدنی اور کلبی جیسے مورخین کے تاریخی آثار کا

تعارف کروانے کے ساتھ ساتھ تاریخ نگاری کی دوسری قسم، یعنی رائج یا متواتر تاریخ نگاری کو تیسری اور چوتھی صدی میں اپنائی جانے والی روش قرار دیتے ہوئے خلیفہ ابن خیاط، یعقوبی، دینوری، اور طبری جیسے مورخین کو اسی روش کا حامل قرار دیا گیا ہے۔ پیش نظر مقالہ میں لوط بن یحیٰ بن سعید بن مخنف، المعروف بہ "ابن مخنف" کے تاریخی آثار کا تفصیلی تعارف بھی پیش کیا گیا ہے۔

موجودہ شمارے کا پانچواں مقالہ، ایک اہم فلسفی اثر، یعنی علامہ طباطبائی کی کتاب "اصول فلسفہ و روش ریالیسم" اور اس کتاب پر استاد مرتضی مطہری کے تشریحی نوٹس کے ابتدائی چند صفحات کے مطالعہ پر مشتمل ہے۔ اس مقالہ میں جن بنیادی عنوانات پر بحث ہوئی ہے اُن میں علم کی اہمیت اور اُس کے تقدّس کا بیان شامل ہے۔ اس مقالہ میں علم کی صحت اور یقین آوری کی اہمیت بھی اجاگر کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ، مقالہ ہٰذا میں اسلامی فلسفہ میں برہان کی محوریت اور یقین کے حصول کو اسلامی فلسفہ کی دو نمایاں خصوصیات قرار دیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اسلامی فلسفہ کے موضوع اور اُن چند ایسے سوالات کا تعارف کروایا گیا ہے جن کے جواب کے حصول کی تگ و دَو، درحقیقت، اسلامی فلسفہ کی روح رواں ہے۔

موجودہ دَور میں ادیان و مذاہب اور فرقوں، نحلوں پر تحقیق، ایک زندہ موضوع ہے۔ اس حوالے سے موجودہ شمارے میں "ذکری فرقہ: تاریخ، عقائد و رسوم "کے عنوان سے پاکستان کے صوبہ بلوچستان اور سندھ، نیز ایرانی بلوچستان میں پائے جانے والے "ذکری" فرقے کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔ مقالہ نگار کے مطابق اس فرقے سے وابستہ افراد کی تعداد لاکھوں میں ہے۔ اس فرقے کا شمار اُن فرقوں میں ہوتا ہے جن کی روایت سینہ بہ سینہ چلی آ رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی تاریخ اور تعلیمات کی بارے میں زیادہ مواد دستیاب نہیں ہے۔ تاہم اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ اِس فرقے کی وجہ تسمیہ، اِس کے پیروکاروں کا کثرت سے ذکرِ خدا کرنا ہے۔ "ذکری"، ذکرِ خدا پر بہت زیادہ زور دیتے ہیں اور ان کی عبادت گاہ کو "ذکر خانہ" کہا جاتا ہے۔

امید ہے کہ مذکورہ بالا 6 مقالات پر مشتمل مجلّہ نور معرفت کا یہ شمارہ بھی ارباب علم و دانش اور تشنگان آگہی و معرفت کے لیے زُلال معرفت کا چشمہ ثابت ہوگا۔ ان شاء اللہ۔

مدیر مجلّہ،
ڈاکٹر محمد حسنین نادر